

## ادبیا

## دل پر اثر گنبدِ سینا نہیں ہوتا

از مولانا محمد کفیل صاحب فاروقی

یوں زلفِ گرہ گیر کا سودا نہیں ہوتا  
 آئینہ میں خورشید سراپا نہیں ہوتا  
 یوں خلد میں وہ محوِ تاشا نہیں ہوتا  
 عشوہ نہیں ہوتا کہ کرشما نہیں ہوتا  
 ہوتا نہ کبھی ولولہ شوقِ فزوں تر  
 جز جلوہ فردوس نہ تھا حسنِ تمخیل  
 ہر چند کہ جلووں کی بہاریں ہیں شب و روز  
 حیرت بھی ہرستی بھی ہر بیتابی دل بھی  
 ہے گردشِ ایام میں بھی کیفِ کاعالم  
 جب قلب ہی کیسوںہ ہبوطِ کافرہ کیا؟  
 بے کار ہے شعرو سخن و گرمیِ محفل  
 خود جلوہ نگر حسنِ دل آرا نہیں ہوتا  
 جلوہ بخدا صاحبِ جلو نہیں ہوتا  
 یوں منظرہ آدم و حوا نہیں ہوتا  
 وہ حسن میں یکتا ہو تو کیا کیا نہیں ہوتا  
 اُس کا ہی اگر حسن تقاضا نہیں ہوتا  
 ہر خواب مگر خوابِ زلیخا نہیں ہوتا  
 ایامِ گزشتہ کا اعادہ نہیں ہوتا  
 منزل پہ پہنچ کر بھی نکلا سا نہیں ہوتا  
 دل پر اثر گنبدِ سینا نہیں ہوتا  
 دو سمت رواں ایک سفینا نہیں ہوتا  
 سینے میں اگر شعلہ سینا نہیں ہوتا

بیتابِ تجلی ہے کفیل آج بھی لیکن  
 موسیٰ کی طرح آدمی پیدا نہیں ہوتا